Пролетарии всех стран, соединяйтесь!

БУРЯТ-МОНГОЛУН УНЭН.

Орган ЦИК'а Буррспублики и Буробкома ВКП (б.).

Выходит два раза в неделю.

№ 28.

Пятница, 7 мая 1926 г.

Адрес Редакции: г. В-Удинск. Об'единенное газетное издательство.

Дүрбэлэн оронуудай ажалшадай, нэгдэгтэ!

Бурят-монголын УНЭН.

Органайн ЦИК'ийн Бүрэспубликийн болон Буробкомайн ВКП (б.).

Хоёр удаа гаргадаг.

№ 28.

Пятница, 7 мая 1926 г.

Хаяг: Г. Верхнеудинск. Нэгдэсэн газетийн хэвлэлийн газар.

Ленинэй нэрэ дурсаг «Унэн»-ий тухай

Ленин гэ гэжэ нэрэтэй, ажалшадай, ажалшадай, ажалшадай

ریگزار ڈائجسٹ کی ادبی کانفرنس ۲۰۲۴ء: تین دن، چار نشستیں اور ایک سو اکتالیس مقالے

ریگزار ڈائجسٹ کی ادبی کانفرنس ۲۰۲۴ء کے پہلے دن ریگزار یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں اردو فکشن، تنقید اور ترجمے پر چار نشستیں ہوئیں جن میں ۱۴۲ مقالے پڑھے گئے۔ ادارت کے مطابق یہ اس سلسلے کی تیسری کانفرنس ہے جس میں ملک کے مختلف شہروں سے ادیب، اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے۔ ذیل میں ادارت کے نمائندے کی رپورٹ اور چند منتخب مقالات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

ریگزار ڈائجسٹ کی ادبی کانفرنس ۲۰۲۴ء کے پہلے دن ریگزار یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں اردو فکشن، تنقید اور ترجمے پر چار نشستیں ہوئیں جن میں ۱۴۲ مقالے پڑھے گئے۔ ادارت کے مطابق یہ اس سلسلے کی تیسری کانفرنس ہے جس میں ملک کے مختلف شہروں سے ادیب، اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے۔ ذیل میں ادارت کے نمائندے کی رپورٹ اور چند منتخب مقالات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

افسانے کی نئی زبان اور ریگزار کا علاقہ

افسانے کی نئی زبان اور ریگزار کا علاقہ پر پہلی نشست میں چار مقالے پڑھے گئے۔ صدارت ڈاکٹر نسرین اختر ریگزار نے کی۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ریگزار کا علاقہ اردو افسانے میں ایک الگ زبان، الگ موسم اور الگ طرح کے کردار لے کر آیا ہے۔ ان کے مطابق ریت، ہوا اور پیاس یہاں صرف منظر نہیں رہتے بلکہ کردار کی زبان میں اتر آتے ہیں۔

پہلا مقالہ ڈاکٹر نسرین اختر ریگزار یونیورسٹی کا تھا جس کا عنوان «ریت کے استعارے اور عورت کی آواز» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے افسانوں میں عورت کی آواز اکثر پانی کی تلاش کے ساتھ سنائی دیتی ہے۔ انہوں نے تین افسانوں کے اقتباسات پڑھے اور کہا کہ ان میں عورت کا دکھ براہِ راست بیان نہیں ہوتا بلکہ مٹکے، رسی اور خالی برتن جیسی چیزوں کے ذریعے سامنے آتا ہے۔ ان کے مطابق یہ علامتیں روایتی نہیں بلکہ مقامی ہیں اور یہی ان کی طاقت ہے۔

دوسرا مقالہ سلمان ریگزار کا تھا جس کا عنوان «خالی مٹکے کی گونج» تھا۔ انہوں نے کہا کہ افسانے میں خاموشی بھی ایک زبان ہے اور ریگزار کے افسانہ نگار اس خاموشی کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے دو افسانوں کے اقتباس پڑھے جن میں مکالمہ بہت کم ہے مگر منظر پورا بول رہا ہے۔ ان کے مطابق یہ اسلوب پریم چند کے دیہی بیانیے سے مختلف ہے اور نئی نسل کے لکھنے والوں میں ایک نئی راہ کھولتا ہے۔

تیسرا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «ریت پر لکھی عورت» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے افسانوں میں عورت کا دکھ براہِ راست بیان نہیں ہوتا بلکہ مٹکے، رسی اور خالی برتن جیسی چیزوں کے ذریعے سامنے آتا ہے۔ انہوں نے تین افسانوں کے اقتباس پڑھے جن میں مکالمہ بہت کم ہے مگر منظر پورا بول رہا ہے۔ ان کے مطابق یہ اسلوب پریم چند کے دیہی بیانیے سے مختلف ہے اور نئی نسل کے لکھنے والوں میں ایک نئی راہ کھولتا ہے۔

چوتھا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «خالی مٹکے کی گونج» تھا۔ انہوں نے کہا کہ افسانے میں خاموشی بھی ایک زبان ہے اور ریگزار کے افسانہ نگار اس خاموشی کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے دو افسانوں کے اقتباس پڑھے جن میں مکالمہ بہت کم ہے مگر منظر پورا بول رہا ہے۔ ان کے مطابق یہ اسلوب پریم چند کے دیہی بیانیے سے مختلف ہے اور نئی نسل کے لکھنے والوں میں ایک نئی راہ کھولتا ہے۔

ترجمے کی زبان: ریگزار کے لوک گیت

ترجمے کی زبان: ریگزار کے لوک گیت پر دوسری نشست میں پانچ مقالے پڑھے گئے۔ صدارت پروفیسر عارفہ نسیم نے کی۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ریگزار کے لوک گیت ایک الگ زبان ہیں جو ریت، اونٹ اور پیاس کے استعارے استعمال کرتے ہیں اور ان کا ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ ان کے مطابق ایک گیت کا ترجمہ کرتے وقت لفظ کا نہیں بلکہ اس کے پیچھے کی تہذیب کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔

پہلا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «ریت کے گیت کا ترجمہ» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے لوک گیت میں اونٹ صرف جانور نہیں بلکہ گھر، سواری اور دوست تینوں ہیں۔ ان کے مطابق اگر ترجمہ میں اونٹ کو گھوڑا کر دیا جائے تو پورا منظر بدل جاتا ہے۔ انہوں نے تین گیتوں کے اقتباس پڑھے اور ہر ایک کے ساتھ اس کا لفظی ترجمہ اور بامعنی ترجمہ الگ الگ پڑھا۔

دوسرا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «پیاس کا ترجمہ» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے گیت میں پیاس صرف پانی کی نہیں بلکہ ملن کی پیاس ہے اور اسے کسی اور زبان میں اتارنا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے دو گیتوں کے اقتباس پڑھے اور ہر ایک کے ساتھ اس کا لفظی ترجمہ اور بامعنی ترجمہ الگ الگ پڑھا۔ ان کے مطابق ایک گیت کا ترجمہ کرتے وقت لفظ کا نہیں بلکہ اس کے پیچھے کی تہذیب کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔

تیسرا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «اونٹ کا گیت» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے لوک گیت میں اونٹ صرف جانور نہیں بلکہ گھر، سواری اور دوست تینوں ہیں۔ ان کے مطابق اگر ترجمہ میں اونٹ کو گھوڑا کر دیا جائے تو پورا منظر بدل جاتا ہے۔ انہوں نے تین گیتوں کے اقتباس پڑھے اور ہر ایک کے ساتھ اس کا لفظی ترجمہ اور بامعنی ترجمہ الگ الگ پڑھا۔

چوتھا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «پیاس کا ترجمہ» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے گیت میں پیاس صرف پانی کی نہیں بلکہ ملن کی پیاس ہے اور اسے کسی اور زبان میں اتارنا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے دو گیتوں کے اقتباس پڑھے اور ہر ایک کے ساتھ اس کا لفظی ترجمہ اور بامعنی ترجمہ الگ الگ پڑھا۔ ان کے مطابق ایک گیت کا ترجمہ کرتے وقت لفظ کا نہیں بلکہ اس کے پیچھے کی تہذیب کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔

ریگزار کی ادبی تنقید: ۲۰ سال کا جائزہ

ریگزار کی ادبی تنقید: ۲۰ سال کا جائزہ پر تیسری نشست میں ۱۸ مقالے پڑھے گئے۔ صدارت ڈاکٹر نسرین اختر ریگزار نے کی۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ریگزار کی ادبی تنقید نے پچھلے ۲۰ سال میں اپنا لہجہ بدلا ہے۔ پہلے یہ زیادہ تر تاثراتی تھی، اب اس میں حوالے اور موازنے بھی آ گئے ہیں۔ ان کے مطابق یہ تبدیلی اچھی بھی ہے اور کچھ جگہ نقصان دہ بھی۔

پہلا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «تاثر سے حوالے تک» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے نقاد پہلے کتاب پڑھ کر اپنا تاثر لکھ دیتے تھے، اب وہ متن کا موازنہ دوسری کتابوں سے کرتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ تنقید اب زیادہ ذمہ دار ہو گئی ہے۔ انہوں نے تین مثالیں دیں جن میں ایک ہی کتاب پر دو نقادوں کی رائے الگ تھی۔

دوسرا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «حوالے کا بوجھ» تھا۔ انہوں نے کہا کہ حوالے کا بوجھ کبھی کبھی اصل متن کو دبا دیتا ہے۔ ان کے مطابق ریگزار کے نقاد کبھی کبھی دوسرے نقادوں کے حوالے اتنے دیتے ہیں کہ خود کتاب پیچھے رہ جاتی ہے۔ انہوں نے دو مثالیں دیں جن میں ایک ہی کتاب پر دو نقادوں کی رائے الگ تھی۔

تیسرا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «تاثر سے حوالے تک» تھا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار کے نقاد پہلے کتاب پڑھ کر اپنا تاثر لکھ دیتے تھے، اب وہ متن کا موازنہ دوسری کتابوں سے کرتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ تبدیلی اچھی بھی ہے اور کچھ جگہ نقصان دہ بھی۔ انہوں نے تین مثالیں دیں جن میں ایک ہی کتاب پر دو نقادوں کی رائے الگ تھی۔

چوتھا مقالہ نگار کا تھا جس کا عنوان «حوالے کا بوجھ» تھا۔ انہوں نے کہا کہ حوالے کا بوجھ کبھی کبھی اصل متن کو دبا دیتا ہے۔ ان کے مطابق ریگزار کے نقاد کبھی کبھی دوسرے نقادوں کے حوالے اتنے دیتے ہیں کہ خود کتاب پیچھے رہ جاتی ہے۔ انہوں نے دو مثالیں دیں جن میں ایک ہی کتاب پر دو نقادوں کی رائے الگ تھی۔

ریگزار یونیورسٹی کا مشاعرہ: ۱۲ مقامی شاعر، ۳ مہمان

ریگزار یونیورسٹی کا مشاعرہ: ۱۲ مقامی شاعر، ۳ مہمان کے عنوان سے ادارت کی رپورٹ۔ مشاعرہ ۱۴ ستمبر کو ریگزار یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں ہوا۔ صدارت پروفیسر عارفہ نسیم نے کی۔ ۱۲ مقامی شاعر اور ۳ مہمان شاعر شریک ہوئے۔ حاضرین کی تعداد ۴۲۰ کے قریب رہی۔ مشاعرہ رات ۹ بجے شروع ہو کر ۱ بجے ختم ہوا۔

مشاعرہ کی صدارت پروفیسر عارفہ نسیم نے کی۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

مہمان شاعر ڈاکٹر نسرین اختر کا کلام سب سے زیادہ پسند کیا گیا۔ انہوں نے تین غزلیں اور ایک نظم سنائی۔ ان کی نظم «ریت پر لکھا نام» کو حاضرین نے دو بار سنا۔ ان کے مطابق یہ نظم ریگزار کی عورت کی آواز ہے جو پانی کی تلاش میں گھر سے نکلتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظم ان کی ماں کی یاد سے لکھی گئی ہے۔

مقامی شاعر سلیم ریگزار کا کلام دوسرا سب سے زیادہ پسند کیا گیا۔ انہوں نے اونٹ کے بارے میں تین غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق اونٹ ریگزار کے لوگوں کا ساتھی ہے اور اس پر لکھنا اپنی مٹی پر لکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غزلیں ان کے والد کی یاد میں لکھی گئی ہیں جو اونٹ چراتے تھے۔

تیسرا کلام شاعرہ نگہت ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو نظمیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کی عورت اب صرف گھر کی بات نہیں کرتی بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

چوتھا کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

پانچواں کلام شاعر عارف ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

چھٹا کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

ساتواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

آٹھواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

نواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

دسواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

گیارہواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

بارہواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

تیرہواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

چودہواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

پندرہواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

سولہواں کلام شاعر ریاض ریگزار کا تھا۔ انہوں نے دو غزلیں سنائیں۔ ان کے مطابق ریگزار کے شاعر اب صرف ریت اور اونٹ پر نہیں لکھ رہے بلکہ شہر، بجلی اور موبائل فون پر بھی لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی اچھی ہے کیونکہ زبان زندہ رہتی ہے جب وہ نئی چیزوں کو اپنا لیتی ہے۔ ان کے مطابق مشاعرہ اسی تبدیلی کا آئینہ ہے۔

سترہ

د ګرامر د وېشې د عمومي ستونزو د حل لپاره د ګرامر د ټولګي د ګډ کار د پروګرام د پلي کېدو د ګټورتیا د ارزونې

Ашаг ашаг

Ашаг ашаг

(Ашаг ашаг)

Ашаг ашаг

Ашаг ашаг

Ашаг ашаг